Digitized by Khilafat Library Rabwah

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون ۴۴۹

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

The Daily ALFAZL RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

یوم ہفتہ

قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے

جلد ۶۷ / ۳۲	۱۴ صفر ۱۳۹۸ھ ۔ ۱۴ صلح ۱۳۵۷ ہش ۔ ۱۴ جنوری ۱۹۷۸ء	نمبر ۱۱

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جس نبی (صلے اللہ علیہ وسلم) کا ہم نے دامن پکڑا ہے وہ خدا تو نہیں ہے مگر اسکے ذریعہ ہم نے خدا کو دیکھ لیا ہے

آپ کی قبولیت کا یہ عالم ہے کہ آج کم از کم بیس کروڑ مسلمان آپ کی غلامی میں کمر بستہ کھڑے ہیں

"ہمارے سیّد و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو جس قدر خدا تعالیٰ کی طرف سے نشان اور معجزات ملے وہ صرف اس زمانہ تک محدود نہ تھے بلکہ قیامت تک ان کا سلسلہ جاری ہے اور پہلے زمانوں میں جو کوئی نبی ہوتا تھا وہ کسی گذشتہ نبی کی اُمّت نہیں کہلاتا تھا گو اس کے دین کی نصرت کرتا تھا اور اس کو سچّا جانتا تھا مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ایک خاص فخر دیا گیا ہے کہ وہ ان معنوں میں خاتم الانبیاء ہیں کہ ایک تو تمام کمالاتِ نبوّت ان پر ختم ہیں اور دوسرے یہ کہ ان کے بعد کوئی نئی شریعت لانے والا رسول نہیں اور نہ کوئی ایسا نبی ہے جو ان کی اُمّت سے باہر ہو بلکہ ہر ایک کو جو شرفِ مکالمہ الٰہیہ ملتا ہے وہ انہی کے فیض اور ان ہی کی وساطت سے ملتا ہے اور وہ اُمّتی کہلاتا ہے نہ کوئی مستقل نبی۔ اور رجوع خلائق اور قبولیت کا یہ عالم ہے کہ آج کم سے کم بیس کروڑ ہر طبقہ کے مسلمان آپ کی غلامی میں کمر بستہ کھڑے ہیں اور جب سے خدا نے آپ کو پیدا کیا ہے بڑے بڑے زبردست بادشاہ جو ایک دُنیا کو فتح کرنے والے تھے آپ کے قدموں میں ادنیٰ غلاموں کی طرح گرے رہتے ہیں اور اس وقت اسلامی بادشاہ بھی ذلیل چاکروں کی طرح آنجناب کی خدمت میں اپنے تئیں سمجھتے ہیں اور نام لینے سے تخت سے نیچے اُتر آتے ہیں۔

اب سوچنا چاہیئے کہ کیا یہ عزّت کیا یہ شوکت کیا یہ اقبال کیا یہ جلال کیا یہ ہزاروں نشانِ آسمانی کیا یہ ہزاروں برکاتِ ربّانی جھوٹے کو بھی مل سکتے ہیں؟ ہمیں بڑا فخر ہے کہ جس نبی علیہ السلام کا ہم نے دامن پکڑا ہے خدا کا اس پر بڑا ہی فضل ہے وہ خدا تو نہیں مگر اس کے ذریعہ سے ہم نے خدا کو دیکھ لیا ہے۔ اس کا مذہب جو ہمیں ملا ہے خدا کی طاقتوں کا آئینہ ہے اگر اسلام نہ ہوتا تو اِس زمانہ میں اس بات کا سمجھنا محال تھا کہ نبوّت کیا چیز ہے اور کیا معجزات بھی ممکنات میں سے ہیں اور کیا وہ قانونِ قدرت میں داخل ہیں؟ اِس عقدے کو اسی نبی کے دائمی فیض نے حل کیا اور اسی کے طفیل سے اب ہم دوسری قوموں کی طرح صرف قصّہ گو نہیں ہیں بلکہ خدا کا نور اور خدا کی آسمانی نصرت ہمارے شاملِ حال ہے۔ ہم کیا چیز ہیں جو اس شکر کو ادا کر سکیں کہ وہ خدا جو دوسروں پر مخفی ہے اور وہ پوشیدہ طاقت جو دوسروں سے نہاں در نہاں ہے وہ ذوالجلال خدا محض اس نبی کریم کے ذریعہ ہم پر ظاہر ہو گیا۔" (چشمہ معرفت صفحہ ۲۸۷ تا ۲۸۸)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۱۴ صلح۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ :۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احباب جماعت خاص توجہ اور التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت و عافیت کے ساتھ رکھے، برکتوں سے معمور لمبی زندگی دے اور ہر طرح حضور کا حافظ و ناصر ہو۔ آمین

ربوہ ۱۳ صلح۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے آج نماز جمعہ جامع مسجد اقصیٰ میں تشریف لا کر پڑھائی۔ حضور نے خطبہ جمعہ میں تحریک وقفِ جدید کے نئے سال کے آغاز کا اعلان فرمایا۔

حضور نے فرمایا انسان اسی ذات پر صحیح معنوں میں اور پورے اطمینان کے ساتھ توکّل کر سکتا ہے جو عزیز بھی ہو اور رحیم بھی۔ یعنی ہر شئے پر قادر بھی ہو اور پھر اپنی عظیم قدرت سے اپنے بندوں پر بار بار رحم کرنے والا بھی ہو۔ انسان اپنی کمزوریوں کی وجہ سے اِس امر کا محتاج ہے کہ وہ بار بار توبہ اور استغفار کے ذریعہ اپنے رب کی طرف جھکے اور اس کا یہ جھکنا محض زبان سے نہ ہو بلکہ عمل سے بھی ہو۔ یعنی قرآن کریم نے جو احکام دئے ہیں ہمارے اعمال ان کے مطابق ہوں مثلاً اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَمِمَّا رَزَقۡنٰهُمۡ يُنۡفِقُوۡنَ اس میں اموال کو اور پھر اپنے اوقات کو خدا کی راہ میں خرچ کرنا بھی مراد ہے اور اِس بارہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کا عظیم نمونہ ہمارے پیشِ نظر رہنا چاہیئے۔

حضور نے فرمایا ہماری جماعت میں جتنی تحریکیں بھی کی جاتی ہیں ان سب کا مقصد اللہ تعالیٰ کی معرفت کا حصول اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کو دُنیا میں قائم کرنا ہے انہی تحریکوں میں سے ایک تحریک، وقفِ جدید بھی ہے جس کے نئے سال کے آغاز کا میں آج اعلان کرتا ہوں۔ اِس تحریک کا بنیادی مقصد یہ ہے کہ ہماری جماعتوں میں ہر جگہ ایسے معلم موجود ہوں جو روزمرہ کی باتوں میں قرآن کریم کے احکام بتائیں اور لوگوں کی تربیت کریں۔

حضور نے فرمایا وقفِ جدید کے معلم ہمیں مناسب تعداد میں نہیں مل رہے ہمیں ایسے بہت سے مخلص احمدی معلم ملنے چاہئیں جن کے دل میں قرآنی احکام پر عمل کرنے اور کرانے کی تڑپ ہو اور پھر ان معلمین کے

(باقی صفحہ ۸ پر)

پبلشر: مسعود احمد۔ پرنٹر: سید عبدالحی۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعتِ احمدیہ کے پچاسیویں جلسہ سالانہ کے دوسرے روز ۲۷ دسمبر ۱۹۷۷ء کو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا روح پرور خطاب

نئی شائع کردہ کتب اور اخبارات و رسائل خریدنے کی تحریک۔ تحریک جدید کی مساعی

(۲)

تحریکِ جدید کی طرف سے دورانِ سال ۲۵ نئی کتب اور متعدد تراجم شائع ہوئے ہیں۔ تحریک جدید کے زیرِ ہدایت مختلف ملکوں کی جماعتہائے احمدیہ اور احمدیہ مشنوں کی طرف سے جو کتب اور تراجم شائع ہوئے وہ یہ ہیں:۔

انڈونیشیا:۔ (۱) اسلامی اصول کی فلاسفی (۲) میرا مذہب (۳) نبراس المومنین۔

آئیوری کوسٹ:۔ (۱) قرآن مجید کی آخری ۲۸ سورتوں کا فرانسیسی ترجمہ (۲) آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق بائیبل کی بشارات (۳) ادعیۃ القرآن (۴) ادعیۃ الرسولؐ (۵) احادیث الرسولؐ (۶) اسلامی نماز (۷) لائف آف محمدؐ۔

سیرالیون:۔ لائف آف محمدؐ۔ (۲) احمدیہ موومنٹ۔

نائیجیریا:۔ (۱) تعلیم الاسلام (یوروبا زبان میں)۔ (۲) ادعیۃ القرآن مع ترجمہ (یوروبا زبان میں)۔ (۳) نماز مع ترجمہ (ہوسا زبان میں)۔

ماریشس:۔ (۱) فتح اسلام (۲) اسلام میں نبوت (۳) ردّ الزامات (تینوں فرانسیسی زبان میں)

تنزانیہ:۔ (۱) ابراہیم علیہ السلام کا فرزند اعظم (سواحیلی زبان میں)۔

انگلستان:۔ (۱) تذکرہ (حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات اور رؤیا و کشوف کا انگریزی ترجمہ)۔ (۲) ایک غلطی کا ازالہ (انگریزی ترجمہ)۔ (۳) Islam and Human Rights

جرمنی:۔ (۱) اسلام کا تعارف (۲) مکالمہ مابین مسلمان اور عیسائی۔ (۳) The Quran on Space and Interplanetary Flights

ہالینڈ:۔ (۱) برکات الدعاء (۲) ہماری تعلیم (۳) اسلامی اصول کی فلاسفی (ڈچ زبان میں)

وکالتِ تبشیر:۔ (۱) منن الرحمٰن (دوسرا ایڈیشن)۔ (۲) ہماری تعلیم (عربی دوسرا ایڈیشن)۔ (۳) پیغام احمدیت (فارسی دوسرا ایڈیشن)۔ (۴) [illegible] الحقانی (عربی)۔ (۵) [illegible] ملۃ واحدۃ (عربی) چوتھا ایڈیشن)۔ (۶) What is Ahmadiyyat (آٹھواں ایڈیشن) (۷) How to get rid of the bondage of Sin (تیسرا ایڈیشن)۔ (۸) Invitation to Ahmadiyyat (زیرِ طبع)

ادارۃ المصنفین:۔ اس ادارہ نے تفسیر صغیر کا نیا ایڈیشن بہت عمدہ کاغذ پر شائع کیا ہے۔ یہ کاغذ کہلاتا تو بائیبل پیپر ہے لیکن اسے میں "قرآن پیپر" کہتا ہوں۔ اس عمدہ اور قیمتی کاغذ کی وجہ سے تفسیر صغیر کا حجم خاصا مختصر ہوگیا ہے۔ گزشتہ ایڈیشن بالکل ختم ہو جانے کی وجہ سے نایاب ہوگیا تھا اور جماعت میں اس کی بہت مانگ تھی۔ چنانچہ ادارۃ المصنفین نے اب نیا ایڈیشن شائع کر دیا ہے جو بہت خوبصورت ہے۔

تفسیر صغیر کے علاوہ ادارۃ المصنفین نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بیان فرمودہ تفسیر قرآنی کا پانچواں حصہ شائع کیا ہے۔ یہ سورۃ یونس تا سورۃ کہف کی تفسیر پر مشتمل ہے۔ یہ وہ تفسیر ہے جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنی کتب میں مختلف مقامات پر رقم فرمائی ہے۔ اسے کتب سے اخذ کر کے یکجا کیا گیا ہے۔ چار حصے پہلے شائع ہو چکے ہیں۔ اب پانچواں حصہ بھی شائع ہوگیا ہے۔

نظارت اصلاح و ارشاد (تعلیم القرآن) نے "شانِ قرآن مجید" کے نام سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشادات شائع کئے ہیں۔

شرکۃ اسلامیہ کی طرف سے تذکرہ کا چوتھا ایڈیشن چھپ چکا ہے۔

بعض دیگر کتب:۔ ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب مرحوم کی سوانح کی جلد ششم "ایاز محمود" کے نام سے شائع ہوئی ہے جو اُن کے فرزند ڈاکٹر محمد احمد صاحب شائع کر رہے ہیں۔ اسی طرح چوہدری علی محمد صاحب بی۔اے۔بی۔ٹی کی تصنیف The Company of the Promised Messiah بھی شائع ہوئی ہے۔

اخبارات و رسائل

الفضل کی طرف ہر سال ہی توجہ دلائی جاتی ہے۔ الفضل دراصل ہے تو روزنامہ مگر یہ خبرنامہ نہیں ہے اس میں روزانہ کی عام خبریں نہیں ہوتیں۔ اگر یہ روزانہ کی عام خبریں دے بھی تو وہ خریدار ول تک پہنچتے پہنچتے پُرانی ہو جائیں گی۔ ہاں یہ جماعت کی کچھ خبریں دیتا ہے۔ نکلتا تو یہ روزانہ ہی ہے لیکن اپنے کریکٹر کے لحاظ سے یہ ویکلی ہے۔ اس میں کبھی کام کا مواد ہوتا ہی نہیں، کبھی درمیانہ درجہ کا ہوتا ہے اور کبھی اچھا بھی ہوتا ہے۔ جو اخبار روزانہ نکلتا ہو اس کا ایک ہی معیار پر نکلنا ہوتا ذرا کارِ دارد ہی ہے۔ احباب کو بہرحال الفضل کی باقاعدہ خریداری کی طرف توجہ کرنی چاہیئے۔

الفضل کے علاوہ بعض رسائل بھی شائع ہوتے ہیں۔ ان میں ماہنامہ "تحریک جدید" "انصار اللہ" "خالد" اور "تشحیذ الاذہان" شامل ہیں۔ یہ رسالے علیحدہ علیحدہ عمر کے افراد کے اپنے رسالے ہیں۔ انصار اللہ بڑی عمر کے لوگوں کا رسالہ ہے "خالد" نوجوانوں کا رسالہ ہے اور "تشحیذ الاذہان" بچوں کا رسالہ ہے لیکن ضروری نہیں کہ ہر عمر کے لوگ صرف اپنا ہی رسالہ خریدیں۔ کیونکہ اگر کسی ایک رسالہ میں کوئی کام کی بات چھپتی ہے تو اس سے سب کو ہی فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ اگر کوئی کام کی بات تشحیذ میں شائع ہوتی ہے تو اس کا یہ مطلب نہیں کہ صرف بچے ہی اس سے فائدہ اٹھائیں بلکہ بڑے بھی اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں اور سب کو ہی ان رسالوں سے فائدہ اٹھانا چاہیئے کیونکہ ہر رسالہ میں کوئی نہ کوئی کام کی بات تو ہوتی ہی ہے۔

ہفت روزہ **لاہور** جماعت کا تو رسالہ نہیں ہے نہ جماعت کی آواز ہے البتہ وہ ایک احمدی کا رسالہ ہے اور وہ اسے ایک لمبے عرصہ سے نکال رہے ہیں۔ احباب کو اسکی طرف بھی توجہ کرنی چاہیئے۔

انجمن احمدیہ تحریک جدید

اب تو تحریک جدید کے مشن اور اسکے تحت قائم ہونے والی جماعتہائے احمدیہ قریباً ساری دنیا میں پھیل چکی ہیں۔ ایک وقت تھا یعنی قیامِ پاکستان سے بہت پہلے جب تحریک جدید کا سارا بار ہندوستان کی جماعتوں پر تھا لیکن آہستہ آہستہ خدا تعالیٰ نے اپنی رحمت سے ایک انقلابی تبدیلی پیدا کی جس کے نتیجہ میں بیرونی ملکوں میں مشنوں اور جماعتوں کا قیام عمل میں آیا اور وہ مشن اور جماعتیں خود کفیل ہوتے چلے گئے۔ یہ انقلابی تبدیلی اُس تحریک کی وجہ سے پیدا ہوئی جسے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے "تحریک جدید" کے نام سے جاری فرمایا۔

تحریک جدید کی مساعی کے نتیجہ میں مشرق و مغرب کے بیرونی ممالک میں ایسی مخلص اور فدائی روحیں پیدا ہوگئی ہیں کہ نہیں کہا جا سکتا کہ اخلاص یہاں کے احمدیوں میں زیادہ ہے یا وہاں کے احمدیوں میں زیادہ ہے۔ اس کیفیت کا صحیح اندازہ وہاں جا کر انہیں دیکھنے سے ہی ہو سکتا ہے۔ مَیں ایک ہی دفعہ مغربی افریقہ گیا ہوں، مَیں نے وہاں ایسا اخلاص دیکھا جو ہر لحاظ سے قابلِ ستائش ہے۔ وہ پہاڑیوں پر لاؤڈ سپیکر لگا کر درود شریف پڑھتے اور صلّ علیٰ محمدؐ کا وِرد کرتے ہیں اور دُور دُور تک ان کی آواز سُنائی دیتی ہے۔ مَیں نے اُن لوگوں میں خلیفۂ وقت کے لئے اور مرکز کے لئے اتنا پیار دیکھا کہ مَیں حیرت میں پڑ گیا کہ ہزاروں میل دُور ہونے کے باوجود اتنے پیار کی وجہ کیا ہے؟ مَیں نے اُن سے باتیں کیں اور اس نتیجہ پر پہنچا کہ چونکہ احمدیت نے وہاں جا کر اُن کے سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت بیان کی، وہ احمدیت کے ذریعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و شان سے آگاہ ہوئے اور انہیں آپؐ کے مقام کی معرفت حاصل ہوئی۔ چونکہ اُنہیں یہ معرفت احمدیت کے ذریعہ ملی ہے اس لئے اُنہیں ہم سے بھی پیار ہے اور بے انداز پیار ہے۔ (باقی)

درخواست ہائے دعا

۱۔ مَیں عرصہ سات ماہ سے بازو میں کمپاؤنڈ فریکچر ہو جانے کی وجہ سے بیمار چلا آرہا ہوں۔ درد کے علاوہ بازو صحیح معنوں میں ابھی تک جڑا نہیں۔ احباب کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مجھے شفائے کاملہ و عاجلہ بخشے اور میری تمام پریشانیاں دور فرمائے۔

(سلطان محمد خاں لودھی۔ بہاولپور)

۲۔ میری بچی بعمر پانچ ماہ پندرہ دن سے خونی پیچش میں مبتلا ہے نیز دوسری بچی بعمر تین سال کو کچھ سانس کی تکلیف ہے۔ احباب جماعت سے ہر دو بچیوں کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درخواست دعا ہے۔

(امۃ الودود راجوروی دستگیر کالونی کراچی ۳۸)۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تفسیر خاتم النبیین اور بزرگانِ سلف

تقریر مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاہد - برموقع جلسہ سالانہ ۱۹۶۷ء

(۳)

۷- کمالاتِ نبوت کا جامع:

امام الہند حکیم الملت حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ (متوفی ۱۱۷۶ھ) فرماتے ہیں:-

"تبحّر فی الکمالاتِ و ختمَ النّبوّۃ"

ترجمہ: آپؐ کے تمام کمالات انتہائی درجہ تک پہنچے ہوئے تھے اور آپؐ خاتم النبیینؐ قرار پائے۔

(الخیر الکثیر مترجم صفحہ ۲۳۸)

۵ "حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری"

(امیر خسروؒ)

حضرت شیخ ابو عبداللہ محمد الحسن الحکیم الترمذیؒ (متوفی ۳۰۸ھ) فرماتے ہیں:-

"و معناہ عندنا ان النبوۃ تمّت باجمعھا لمحمّد صلّی اللہ علیہ وسلّم فجعل قلبہ بکمال النبوّۃ وعاءً علیھا ثمّ ختم"

(کتاب ختم الاولیاء صفحہ ۳۴۱)

ترجمہ: ہمارے نزدیک خاتم النبیین کے یہ معنی ہیں کہ نبوت اپنے جملہ کمالات اور پوری شان کے ساتھ محمد صلی اللہ علیہ وسلم میں جمع ہو گئی ہے۔ سو خدا تعالیٰ نے آپؐ کے قلب مبارک کو کمالِ نبوت کے جمع کرنے کے لئے بطور برتن قرار دے دیا اور اس پر مہر لگا دی۔

حضرت اہلِ کامل علامہ علی المہائمیؒ (متوفی ۸۳۵ھ) آیت خاتم النبیین کی تفسیر لکھتے ہیں:-

"کان فی ھذا المعنی اتمّ من سائر الرّسل لکونہ خاتم النّبیّین"

(تبصیر الرحمٰن جلد ۲ صفحہ ۱۶۰)

آنحضرتؐ اس معنی میں بوجہ خاتم النبیین تمام رسولوں سے اکمل ہیں۔

چودھویں صدی کے عارفِ ربانی حضرت سید عبدالکریم جیلانیؒ (۱۲۶۷ھ / ۱۳۶۵) فرماتے ہیں:-

"کان محمّد صلّی اللہ علیہ وسلّم خاتم النّبیّین لانّہ جاء بالکمال ولم یجئ احدٌ بذالک"

(الانسان الکامل باب ۳۶ جلد ۱ صفحہ ۶۹)

ترجمہ: حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں کیونکہ آپ کمال کو لائے ہیں مگر کوئی اور اسے نہیں لایا۔

علامہ ابن خلدونؒ (متوفی ۸۰۸ھ) فرماتے ہیں:-

"فیفسّرون خاتم النّبیّین باللّبنۃ حتّی اکملت البنیان ومعناہ النّبیّ الّذی حصلت لہ النّبوّۃ الکاملۃ"

(تاریخ ابن خلدون الغربی صفحہ ۲۷۱، ۲۷۲)

ترجمہ: صوفیاء خاتم النبیین کی تفسیر بموجب ایک حدیث نبوی اینٹ سے بیان کرتے ہیں یہاں تک کہ اس اینٹ نے عمارت مکمل کر دی اور اس سے مراد وہ نبی ہے جس کو نبوتِ کاملہ حاصل ہوئی۔

نیز فرماتے ہیں:-

"ویمثّلون الولایۃ فی تفاوتِ مراتبھا بالنّبوّۃ ویجعلون صاحب الکمال فیھا خاتم الاولیاء ای حائز الرّتبۃ الّتی ھی خاتمۃ الولایۃ کما کان خاتم الانبیاء حائزًا للمرتبۃ الّتی ھی خاتمۃ النّبوّۃ"

(تاریخ ابن خلدون الغربی صفحہ ۲۷۱، ۲۷۲)

ترجمہ: علماء ربانی ولایت کی مثال نبوت سے دیتے ہیں وجہ یہ ہے کہ ولایت میں جامع کمالات کو خاتم الولایت کہتے ہیں جو ولایت کے انتہائی مرتبہ کو گھیرنے والا ہوتا ہے جس طرح حضرت خاتم انبیاء صلی اللہ علیہ وسلم نبوت کے انتہائی مرتبہ کا احاطہ کرنے والے ہیں۔

مقام ارفع و اعلیٰ پہ اکثر انبیاء پہنچے
نہ پہنچا کوئی اس حد پر جہاں خیر الوریٰ پہنچے
سرِ سینا بصد مشکل پہنچ کر تھک گئے موسیٰؑ
سرِ عرشِ علا لیکن محمد مصطفےٰ پہنچے

۸- کمالاتِ خداوندی کا قالب:

حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ (متوفی ۱۲۹۷ھ) فرماتے ہیں:-

"جتنی بڑی عطا ہو گی اتنا ہی بڑا ظرف چاہیئے۔ اس لئے یہ ضرور ہے کہ جس میں ظہور کامل ہو جملہ کمالاتِ خداوندی کے لئے بمنزلۂ قالب ہو .... ہم اس کو عبدِ کامل اور سید الکونین اور خاتم النبیین کہتے ہیں"

(انتصار الاسلام صفحہ ۴۵)

۹- کمالاتِ علمی و عملی کا اصل:

حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ (متوفی ۱۲۹۷ھ) نے رسالہ "قبلہ نما" (صفحہ ۴۶) میں تحریر فرمایا ہے کہ:-

"عالم امکان کمالاتِ علمی ہوں یا کمالاتِ عملی، دونوں میں خاتم الانبیاء اصل اور مصدر ہے اور سوا اس کے جو کوئی کچھ کمال رکھتا ہے وہ دریوزہ گرِ خاتم الانبیاء ہے"

۱۰- سب نبیوں سے افضل:

حضرت فخر الدین رازیؒ (متوفی ۶۰۶ھ) فرماتے ہیں کہ:-

"فالعقل خاتم الکلّ والخاتم یجب ان یکون افضل الا تری انّ رسولنا صلّی اللہ علیہ وسلّم لمّا کان خاتم النّبیّین کان افضل الانبیاء"

(تفسیر کبیر رازی جلد ۶ صفحہ ۳۱)

ترجمہ: عقل تمام کی خاتم ہے اور خاتم کے لئے واجب ہے کہ وہ افضل ہو دیکھو ہمارے رسول صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہوئے تو سب نبیوں سے افضل قرار پائے۔

۱۱- شفاعت کرنے والا نبی:

حضرت انسؓ بن مالک (متوفی ۹۳ھ) اور حضرت ابن عباسؓ (متوفی ۶۸ھ) کی روایات ہیں کہ قیامت کے دن سب لوگ حضرت آدمؑ، حضرت عیسیٰؑ اور دوسرے انبیاء سے شفاعت کے لئے کہیں گے اس پر وہ انکار کریں گے اور انہیں حضرت خاتم النبیین کی خدمت میں حاضر ہونے کے لئے کہیں گے۔ حضرت آدمؑ کا بیان یہ ہوگا کہ:-

"ارایتم لو انّ احدکم جمع متاعہ فی عیبتہ ثمّ ختم علیھا فھل کان یؤتی المتاع الّا من قبل الختم"

(کتاب ختم الاولیاء صفحہ ۳۴۱)

ترجمہ: تمہیں علم ہے جب تم میں سے کوئی شخص اپنے تھیلے میں اپنا متاع جمع کر کے اس پر مہر لگا دیتا ہے تو وہ صرف مہر کی طرف سے ہی مال لے سکتا ہے پس تم محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس جاؤ وہ خاتم النبیین (نبیوں کی مہر) ہیں۔

حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا جواب بھی حضرت آدمؑ سے ملتا جلتا ہوگا۔ آپ فرمائیں گے:-

"ان کلّ متاعٍ فی وعاءٍ مختومٍ علیہ اکان یقدر علی ما فی جوفہ حتّی یفضّ الخاتم فیقولون لا فیقول انّ محمّدًا صلّی اللہ علیہ وسلّم خاتم النّبیّین قد حضر الیوم"

(خصائص الکبریٰ جلد ۲ صفحہ ۲۲۰ - للسیوطیؒ)

ترجمہ:- اگر اس برتن کو بند کر کے اس پر مہر لگا دی جائے تو کیا اس برتن کی چیز کو اس وقت تک لے سکتے ہیں جب تک کہ اس کی مہر نہ توڑی جائے۔ لوگ کہیں گے کہ نہیں۔ آپ فرمائیں گے محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں اور آپ موجود ہیں۔ اس پر لوگ آنحضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہوں گے اور آپ شفاعت فرمائیں گے۔

حضرت مولانا جلال الدین رومیؒ فرماتے ہیں:-

"او شفیع است ایں جہان و آں جہاں
ایں جہاں در دین و آنجا در جناں"

(مثنوی مولانا رومؒ جلد ۶ صفحہ ۹)

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم دونوں جہانوں میں شفیع ہیں اس جہان میں دین کے اور اگلے جہان میں جنت کے۔

۱۲- دعویٰ محبت الٰہی کی تصدیق کرنے والی مہر

حضرت علامہ حسین علی کاشفی الواعظ (متوفی ۹۱۰ھ) "تفسیر حسینی" میں اور عارف ربانی حضرت علامہ فتح اللہ کاشانی (متوفی ۹۸۸ھ) "منہج الصادقین" میں بحوالہ "عیون الاجوبہ" لکھتے ہیں:

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"ہر نوشتے کی صحت مہر کے سبب سے ہے اور حق تعالیٰ نے پیغمبر کو مہر کہا تاکہ لوگ جان لیں کہ محبت الٰہی کے دعویٰ کی تصحیح آپ کی متابعت ہی سے کر سکتے ہیں۔ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰہَ فَاتَّبِعُوْنِیْ" اور ہر کتاب کا شرف اور بزرگی مہر کے سبب سے ہے تو سب پیغمبروں کو شرف حضرت کی ذات سے ہے اور ہر کتبہ کی گواہ اس کی مہر ہوتی ہے تو محکمہ قیامت میں گواہ آپ ہوں گے۔"

(تفسیر قادری اردو ترجمہ تفسیر حسینی جلد ۲ صفحہ ۲۲۵، منہج الصادقین جلد ۷ صفحہ ۳۳۳)

حضرت شاہ رفیع الدین رحمۃ اللہ علیہ (متوفی ۱۲۳۳ھ) نے غالباً اسی لطیف حقیقت کی طرف متوجہ کرنے کے لئے "خاتم النبیین" کے معنی "نبیوں کی مہر" کے کئے تھے جو قدیم نسخوں میں موجود ہیں مگر حاجی ملک دین محمد اینڈ سنز لاہور کے شائع کردہ ترجمہ میں اس کو بھی بدل دیا گیا ہے اور اس کی بجائے "ختم کرنے والا ہے تمام نبیوں کا" کے الفاظ داخل کر دیئے گئے ہیں۔

۱۳۔ حقیقی نبی:

حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ (متوفی ۱۲۹۷ھ) فرماتے ہیں:۔

"جیسے آئینہ آفتاب اور اس دھوپ میں واسطہ ہوتا ہے جو اس کے وسیلہ سے ان مواضع میں پیدا ہوتی ہے جو خود مقابل آفتاب نہیں ہوتی۔ پر آئینہ مقابل، آفتاب کے مقابل ہوتے ہیں۔ ایسے ہی انبیاء باقی بھی مثل آئینہ، بیچ میں واسطہ فیض ہیں۔ غرض اور انبیاء میں جو کچھ ہے وہ ظل اور عکس محمدیؐ ہے کوئی ذاتی نہیں۔"

(تحذیر الناس صفحہ ۳۳)

۱۴۔ نبیوں کا شہنشاہ اور بادشاہ ہفت اقلیم:

حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ (متوفی ۱۲۹۷ھ) فرماتے ہیں کہ:۔

"ہر زمین کی حکومت نبوت اُسی زمین کے خاتم پر ختم ہو جاتی ہے پر جیسے ہر اقلیم کا بادشاہ باوجودیکہ بادشاہ ہے پر بادشاہ ہفت اقلیم کا محکوم ہے۔ ایسے ہی ہر زمین کا خاتم اگرچہ خاتم ہے پر ہمارے خاتم النبیین کا تابع۔"

(تحذیر الناس صفحہ ۳۵)

حضرت علامہ تقی الدین سبکیؒ (متوفی ۷۵۶ھ) کا ارشاد ہے:۔

"فھو کالسلطان الاعظم وجمیع الانبیاء کامراء العساکر"

(الیواقیت والجواہر جلد ۲ صفحہ ۴۲)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم شہنشاہ کی طرح ہیں اور باقی سب نبی آپ کے جرنیل کی حیثیت رکھتے ہیں۔

۱۵۔ فیض رسانی میں بے مثال:

حضرت مولانا رومؒ (متوفی ۶۷۲ھ) کا مشہور شعر ہے:۔

"بہر ایں خاتم شد است او کہ بجُود
مثل او نے بود و نے خواہند بود
چونکہ در صنعت برد استاد دست
نے تو گوئی ختم صنعت بر تو است"

(الہام منظوم ترجمہ اردو مثنوی مولانا رومؒ دفتر ششم صفحہ ۱۹)

ترجمہ:۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ان معنی میں خاتم النبیین ہیں کہ فیض پہنچانے میں نہ آپ جیسا کوئی ہوا ہے نہ آئندہ ہو گا۔ جب کوئی کاریگر اپنی صنعت میں انتہائی کمال پر پہنچے تو کیا تم نہیں کہتے کہ تجھ پر کاریگری ختم ہو گئی ہے۔

پھر فرماتے ہیں:۔

در کشادِ ختمہا تو خاتمی
در جہانِ روح بخشاں حاتمی
ہست اشاراتِ محمدؐ المراد
کل کشاد اندر کشاد اندر کشاد

(ایضاً)

یا رسول اللہؐ آپ ہر قسم کے ختموں کو کھولنے کی وجہ سے خاتم ہیں اور روح بخشنے والوں میں آپ حاتم ہیں۔

الغرض محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیم یہ ہے کہ (روحانی ترقیات کے) سب دروازے ہی کھلے ہیں۔ کوئی بھی بند نہیں۔

۱۶۔ مراتب کمالات نبوت کا انتہائی مقام:

قطب الابرار حضرت شاہ بدیع الدین مدارؒ (متوفی ۸۵۱ھ) فرماتے ہیں:۔

"بعد زمانہ اصحاب المرسلین رضوان اللہ علیہم اجمعین کے درجہ ورادار اور امر میں ان تین اولیاء کے سوا اور کوئی اس مرتبہ علیہ پر نہیں پہنچا۔ اول خواجہ اویس قرنی ...... دوسرے بہلول دانا اور جناب قطب الاقطاب فرد الاحباب محی الدین اس رتبہ میں لاثانی اور سب سے افضل قرار پائے اور یہ مرتبہ ذات معدن صفات میں آپ کی اس طرح ختم ہوا کہ جس طرح جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم پر نبوت اور اصحاب کرام پر خلافت اور علی المرتضیٰ پر ولایت اور حسنین علیہما السلام پر شہادت تمام ہوئی۔"

(قرۃ العینین فی مناقب غوث الثقلین صفحہ ۱۸)

اور حضرت شیخ فرید الدین عطارؒ "مظہر العجائب" میں لکھتے ہیں:۔

"مصطفیٰ ختم رسل شد در جہاں
مرتضیٰ ختم ولایت در عیاں"

(تذکرۃ الاولیاء اردو مقدمہ صفحہ ۲۸)

حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم جہان میں ختم رسل بنے اور حضرت علی المرتضیٰ ختم ولایت بن کر ظاہر ہوئے۔

حضرت شیخ عبد الحق محدث دہلویؒ (متوفی ۱۰۵۲ھ) فرماتے ہیں:۔

"ہر مرتبہ کہ بود در امکان او بر وست
ہر نعمتے کہ داشت خدا شد برو تمام"

(اخبار الاخیار (اردو) صفحہ ۲۵)

جو مرتبہ بلند بھی ممکن ہے آنحضرتؐ اس پر فائز ہیں اور اللہ تعالیٰ کی ہر نعمت آپ پر تمام ہو گئی ہے۔

۱۷۔ آخری روحانی عہدہ:

حضرت مولانا محمد قاسم نانوتویؒ (متوفی ۱۲۹۷ھ) نے اس معنی کو ایک لطیف مثال سے واضح کیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں:۔

"انبیاء بوجہ احکام رسالت مثل گورنر وغیرہ نواب خداوندی ہوتے ہیں اس لئے ان کا عالم جدا ہوتا ہے۔ چنانچہ...... جیسے عہدہ ہائے ماتحت میں سب سے اوپر عہدہ گورنری یا وزارت ہے اور سوا اس کے اور سب عہدے اس کے ماتحت ہوتے ہیں۔ اوروں کے احکام کو وہ توڑ سکتا ہے اس کے احکام کو اور کوئی نہیں توڑ سکتا اور وجہ اس کی یہی ہوتی ہے کہ اس پر مراتب عہدہ جات ختم ہو جاتے ہیں ایسے ہی خاتم مراتب نبوت کے اوپر اور کوئی عہدہ یا مرتبہ ہوتا ہی نہیں جو ہوتا ہے اس کے ماتحت ہوتا ہے۔"

(مباحثہ شاہجہانپور صفحہ ۲۴، ۲۵)

۱۸۔ شاہی خزانہ کی مہر:

حضرت علامہ الشیخ حقی البروسویؒ (متوفی ۱۱۳۷ھ) اپنے وقت کے "خاتمۃ المفسرین" "قدوۃ ارباب الحقیقت والیقین" اور "قطب زمان" سمجھے جاتے تھے۔ آپ اپنی یادگار تفسیر "روح البیان" میں تحریر فرماتے ہیں:۔

"الختم اذا کان علی الکتاب لا یقدر احد علی فکہ کذلک لا یقدر احد ان یحیط بحقیقۃ علوم القرآن دون الخاتم وما دام ختم الملک علی الخزانۃ لا یمسہ احد علی فتحہا ولا شک ان القرآن خزانۃ جمیع الکتب الالٰہیۃ المنزلۃ من عند اللہ ومجمع جواہر العلوم الالٰہیۃ والحقائق اللدنیۃ فلذلک خص بہ خاتم النبیین محمد علیہ السلام ولہذا السر کان خاتم النبوۃ علی ظہرہ بین کتفیہ لان خزانۃ الملک تختم من خارج الباب لعصمۃ الباطن وما فی داخل الخزانۃ"

(تفسیر روح البیان جلد ۷ جزء ۲۲ صفحہ ۱۸۹)

ترجمہ:۔ مہر جب خط پر ہو تو کسی کو اس کے کھولنے کی طاقت نہیں اسی طرح کسی شخص کے لئے ممکن نہیں کہ وہ مہر کے سوا علوم القرآن کی حقیقت کا احاطہ کر سکے اور جب تک بادشاہ کی مہر خزانہ پر موجود ہو کوئی شخص اس کے کھولنے کی جرأت نہیں کر سکتا اور اس میں کوئی شک نہیں کہ قرآن حکیم اللہ تعالیٰ کی طرف سے نازل ہونے والی تمام کتب الٰہیہ کا خزانہ اور علوم الٰہیہ اور حقائق لدنیہ کے جواہرات کا مجموعہ ہے پس اسی وجہ سے خاتم النبیین حضرت محمد مصطفیٰ صلعم کو اس کے ساتھ خاص کیا گیا اور یہی بھید ہے جو مہر نبوت آپ کی پشت پر آپ کے دونوں کندھوں کے درمیان تھی کیونکہ شاہی خزانہ کو دروازہ کے باہر سے سر بمہر کیا جاتا ہے تاکہ جو کچھ اس کے اندر موجود ہے اس کی حفاظت ہو سکے۔

نیز لکھتے ہیں:۔

"وفی الخبر القدسی (کنت کنزاً مخفیاً) فلا بد للکنز من المفتاح والخاتم فسمی علیہ السلام بالخاتم لانہ خاتم علی خزانۃ کنز الوجود وسمی بالفاتح لانہ مفتاح الکنز الازلی بہ فتح وبہ ختم ولا یعرف ما فی الکنز الا بالخاتم الذی ہو المفتاح قال تعالیٰ (فاحببت ان اعرف) فحصل العرفان بالفیض الحبی علی لسان الحبیب ولذلک سمی الخاتم حبیب اللہ لان اثر الختم علی کنز الملک صورۃ الحب لما فی الکنز (گفتہ اند در معنی خاتم النبیین آنست کہ رب العزت نبوت ہمہ انبیاء جمع کرد و دل مصطفیٰ علیہ السلام را معدن آں کرد و مہر نبوت بر آں نہاد تا ہیچ دشمن بموضع نبوت راہ نیافت نہ ہوائے نفس نہ وسوسۂ شیطان و نہ خطرات مذمومہ و دیگر پیغمبراں را ایں مہر نبوت نبود"

(تفسیر روح البیان جلد ۷ جزء ۲۲ صفحہ ۱۸۹، ۱۹۰)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعتِ احمدیہ کے جلسہ سالانہ ۱۹۷۷ء کی مختصر رُوداد

اجلاس پنجم منعقدہ ۲۸ر دسمبر ۱۹۷۷ء

(۴)

ذکرِ حبیب علیہ السلام

نائیجیرین وفد کے نمائندہ کے مختصر خطاب کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وکیل الاعلیٰ تحریک جدید کی "ذکرِ حبیب علیہ السلام" کے موضوع پر تقریر تھی لیکن آپ ناسازیٔ طبع کے باعث جلسہ گاہ میں تشریف نہ لا سکے۔ آپ کی لکھی ہوئی تقریر محترم چوہدری شبیر احمد صاحب وکیل المال تحریک جدید نے پڑھی۔ آپ نے اپنی تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی سیرت کے علمی معجزات کے پہلو کو بیان فرمایا۔

آپ نے فرمایا۔ معجزہ اسلامی اصطلاح میں ایسے امر کو کہتے ہیں جو کسی نبی سے باذن اللہ صادر ہو اور فریق مخالف اس کی نظیر لانے سے عاجز آجائے۔ خواہ وہ امر بظاہر انسانی طاقتوں کے اندر ہی ہو۔ اور اس کی غرض یہ ہوتی ہے کہ عقلمندوں اور منصفوں کے نزدیک سچے اور جھوٹے میں ایک مابہ الامتیاز قائم ہو جائے۔ اور اسی حد تک معجزہ ظاہر ہوتا ہے کہ جو مابہ الامتیاز قائم کرنے کے لئے کافی ہو۔ اگر معجزات نہ ہوں تو خدا تعالیٰ کے وجود پر قطعی اور یقینی علامت باقی نہیں رہتی۔ ان کے بغیر کامل معرفت حاصل نہیں ہو سکتی۔ زندہ برکات اور زندہ معجزات مذہب کے منجانب اللہ ہونے کے ناقابلِ تردید ثبوت ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے تمام انبیاء کو ان کے زمانہ کے مطابق معجزات سے سرفراز فرمایا ہے جو ان کے مؤیّد من اللہ ہونے کا قطعی ثبوت تھے۔

محترم صاحبزادہ صاحب نے فرمایا۔ اس زمانہ کے مامور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو بھی معجزات عطا ہوئے جو بڑی عظمت اور شان کے حامل تھے۔ میں اس وقت آپ کے بعض علمی معجزات کا ذکر کروں گا۔ آپ کی بعثت ایسے وقت ہوئی جو علمی زمانہ تھا۔ اسلام پر علمی حملے پہلے زمانوں سے زیادہ ہو رہے تھے اس لئے اس زمانہ میں ایسے معجزوں کی ضرورت تھی جن کے ذریعہ زندہ خدا پر ایمان محکم پیدا ہو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو زندہ رسول تسلیم کیا جائے اور قرآن کریم کو زندہ کتاب یقین کیا جائے۔ چنانچہ آپ کو اپنے مطاع اور آقا محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں بہت سے علمی معجزات عطا ہوئے جن کی مثال لانے سے مخالفین قاصر رہے ہیں۔ اس طرح یہ معجزات آپ کے مؤیّد من اللہ ہونے کا قطعی ثبوت بنے۔

۱۔ ۱۸۶۵ء میں بذریعہ زیارت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آپ کو خواب میں اطلاع دی گئی کہ آپ ایک کتاب تالیف کریں گے اس کتاب کو مسلمانوں میں عام قبولیت کا مرتبہ حاصل ہوگا اور مخالف اس کے مقابلہ کی طاقت نہیں رکھیں گے۔ پندرہ سال بعد آپ نے کتاب براہین احمدیہ تالیف کی جس میں آپ نے قرآن مجید کا کلام الٰہی اور مکمل اور بے نظیر ہونا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے اپنے دعویٰ نبوت میں صادق ہونا ناقابلِ تردید دلائل سے ثابت کیا اور ہر مخالفِ اسلام کو دعوت دی کہ وہ اس کے مقابلہ میں اپنی الہامی کتاب سے تعداد میں ان کے برابر یا ان سے نصف، ثلث، ربع یا خمس دلائل پیش کرے تو اُسے دس ہزار روپے انعام دیا جائیگا چنانچہ آپ نے لکھا:۔

"اگر کوئی صاحب منکرین میں سے مشارکت اپنی کتاب کی فرقان مجید سے اُن سب براہین اور دلائل میں جو ہم نے در بارہ حقیقت فرقان مجید اور صدق رسالت حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم اسی کتاب مقدس سے اخذ کر کے تحریر کی ہیں اپنی الہامی کتاب سے ثابت کر کے دکھلاوے یا اگر تعداد میں اُن کے برابر پیش نہ کر سکے تو نصف ان سے یا ثلث ان سے یا ربع ان سے یا خمس ان سے نکال کر پیش کرے یا اگر بکلی پیش کرنے سے عاجز ہو تو ہمارے ہی دلائل کو نمبروار توڑ دے تو ان سب صورتوں میں بشرطیکہ تین منصف مقبولہ فریقین بالاتفاق یہ رائے ظاہر کر دیں کہ ایفاء شرط جیسا کہ چاہیئے تھا ظہور میں آگیا میں مشتہر ایسے مجیب کو بلا عذرے و حیلتے اپنی جائیداد قیمتی دس ہزار روپیہ پر قبض و دخل دیدوں گا۔"

مگر کوئی منکرِ اسلام آپ کی زندگی میں یا آپ کی وفات کے بعد اب تک مقابلہ میں آنے کی جرأت نہ کر سکا۔

۲۔ ۱۸۹۶ء میں لاہور میں ایک جلسہ اعظم مذاہب منعقد ہوا جس میں مختلف مذاہب کے نمائندوں نے کمیٹی جلسہ کی طرف سے اعلان کردہ پانچ سوالوں پر تقریریں کیں جو کمیٹی کی طرف سے بغرض جوابات شائع کر دیئے گئے تھے۔

اس جلسہ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا لکھا ہوا ایک مضمون حضرت مولانا عبدالکریم صاحب سیالکوٹی رضی اللہ عنہ نے پڑھ کر سنایا۔ جلسہ کے انعقاد سے قبل ۲۱ر دسمبر ۱۸۹۶ء کو حضور نے اپنے اس مضمون کے غالب رہنے کے متعلق اللہ تعالیٰ سے خبر پاکر یہ اشتہار شائع کیا تھا کہ یہ مضمون جو انسانی طاقتوں سے برتر اور خدا کے نشانوں میں سے ایک نشان اور خاص اس کی تائید سے لکھا گیا ہے سب پر غالب آئے گا۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے یہ پیشخبری کس شان سے پوری ہوئی اس کا علم اُن تبصروں سے ہو سکتا ہے جو جلسہ کے اختتام پر اخبارات نے اس مضمون سے متعلق شائع کئے۔ مثلاً اخبار "جنرل و گوہر آصفی" کلکتہ نے ۲۴ر جنوری ۱۸۹۷ء کی اشاعت میں لکھا:۔

"اگر اس جلسہ میں حضرت مرزا صاحب کا مضمون نہ ہوتا تو اسلامیوں پر غیر مذاہب والوں کے روبرو ذلّت و ندامت کا قشقہ لگتا مگر خدا تعالیٰ کے زبردست ہاتھ نے مقدس اسلام کو گرنے سے بچا لیا بلکہ اُس کو اِس مضمون کی بدولت ایسی فتح نصیب ہوئی کہ موافقین تو موافقین مخالفین بھی فطرتی جوش سے کہہ اُٹھے کہ یہ مضمون سب پر بالا ہے۔ بالا ہے۔"

۳۔ آپ ایک معمولی قصبہ کے رہنے والے تھے جہاں پختہ سڑک بھی نہیں جاتی تھی پھر آپ کسی مشہور مدرسہ کے فارغ التحصیل بھی نہیں تھے۔ نہ آپ نے عرب ممالک کا سفر کیا تھا اور نہ ایسے شہر سے تعلق رکھا جہاں عربی کا چرچا ہو لیکن اللہ تعالیٰ نے آپ کو عربی زبان میں فصاحت کا معجزہ عطا فرمایا۔ چنانچہ آپ نے اپنی کتاب انجام آتھم میں لکھا زبانِ عربی میں میرا کمال میرے رب کا ایک واضح نشان ہے۔ کیا کوئی مخالف میرے مقابل پر میدان میں نکلنے کی جرأت کر سکتا ہے؟ اللہ تعالیٰ نے آپ کو ایک رات میں چالیس ہزار مادہ عربی زبان کا سکھا دیا۔ اس کے بعد آپ نے عربی زبان میں کتب لکھیں جو ۲۴ سے زیادہ ہیں اور بعض کتب کے ساتھ دس دس ہزار روپیہ تک کا انعام اُن لوگوں کے لئے مقرر کیا جو مقابلہ میں ویسی ہی فصیح کتب لکھ سکیں مگر ان تحریرات کا جواب کوئی مخالف نہ لکھ سکا۔ یہ کتب اب تک بے جواب ہیں۔

۴۔ ان کتب کے علاوہ ایک دفعہ آپ کو الہام ہوا کہ ایک خطبہ عربی زبان میں دیں۔ اس سے قبل آپ نے کبھی عربی زبان میں تقریر نہ کی تھی۔ دوسرے دن عید الاضحیٰ تھی۔ آپ خطبہ کے لئے کھڑے ہوئے تو فی البدیہہ ایک لمبی تقریر کی جو "خطبہ الہامیہ" کے نام سے شائع ہو چکی ہے۔ اس خطبہ کی عبارت ایسی اعلیٰ درجہ کی ہے کہ عرب و عجم پڑھ کر حیران ہوتے ہیں۔ اس خطبہ کے متعلق آپ تحریر فرماتے ہیں:۔

"عید اضحیٰ کی صبح کو مجھے الہام ہوا کہ کچھ عربی میں بولو۔ چنانچہ بہت احباب کو اس بات سے اطلاع دی گئی اور اس سے پہلے میں نے کبھی عربی زبان میں کوئی تقریر نہیں کی تھی لیکن اس دن میں عید کا خطبہ عربی زبان میں پڑھنے کے لئے کھڑا ہوا تو اللہ تعالیٰ نے ایک بلیغ فصیح پُر معانی کلام عربی میں میری زبان میں جاری کی جو کتاب **خطبہ الہامیہ** میں درج ہے۔ جو کئی جزو کی تقریر ہے جو ایک ہی وقت میں کھڑے ہو کر فی البدیہہ کہی گئی اور خدا نے اپنے الہام میں اس کا نام نشان رکھا۔ کیونکہ وہ زبانی تقریر محض خدائی قدرت سے ظہور میں آئی۔ میں ہرگز نہیں مانتا کہ کوئی فصیح اور اہلِ علم اور ادیب عربی بھی زبانی طور پر ایسی تقریر کھڑا ہو کر کر سکے۔ یہ تقریر وہ ہے جس کے اس وقت قریباً ڈیڑھ سو گواہ موجود ہوں گے۔"

(نزول المسیح ص۲۱۰)

یہ اور دیگر علمی معجزات قیامت تک کے لئے آپ کی صداقت پر ایک قطعی اور مبرہن دلیل ہیں۔ (باقی ص۸ پر)

درخواست دعا

میرے دو لڑکے ایک لڑکی کیلگری کینیڈا میں مقیم ہیں وہاں چند شرپسندوں سے شرارت کا خطرہ ہے۔ احباب جماعت ان کے لئے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انکو نیز میرے پوتے نواسے نواسیوں کو ہر شر سے محفوظ رکھے اور پردیس میں رب العزت ان سب کا محافظ ہو اور دین و دنیا کی تمام نعمتوں سے نوازے۔ آمین

(ثناء اللہ۔ راولپنڈی)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تفسیر خاتم النبیین (بقیہ صفحہ ۴)

(ترجمہ) اور حدیثِ قدسی میں ہے "کُنْتُ کَنْزًا مَّخْفِیًّا" (یعنی میں ایک مخفی خزانہ تھا) پس خزانہ کے لئے مفتاح (یعنی چابی) اور خاتم (یعنی مُہر) کا ہونا ضروری ہے پس حضور علیہ السلام کو خاتم (مُہر) کا نام دیا گیا کیونکہ آپ خزانۂ وجود کے صندوق پر مُہر ہیں اور آپ کو (فاتح) کھولنے والا کا نام دیا گیا کیونکہ آپ ازلی خزانہ کی مفتاح (چابی) ہیں آپ کے ذریعہ ہی اسے کھولا گیا اور آپ ہی کے ذریعہ اُسے سر بمہر کیا گیا اور اب سوائے اُس خاتم (مُہر) کے جو مفتاح (چابی) بھی ہے یہ معلوم نہیں ہو سکتا کہ خزانہ میں کیا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے (اسی حدیثِ قدسی میں) فرمایا ہے کہ "فَاَحْبَبْتُ اَنْ اُعْرَفَ" (کہ پھر میں نے پسند کیا کہ میں پہچانا جاؤں) پس اُس کے حبیبؐ کی زبان پر ترغیب دینے والے فیض کے ذریعہ عرفان حاصل ہوا

اور اسی وجہ سے حضرت خاتم النّبیین کو حبیبُ اللہ کے نام سے موسوم کیا گیا۔ کیونکہ خاتم (مُہر) کا اثر شاہی خزانہ پر اُس محبت کی صورت میں ہوتا ہے جو اُس چیز سے ہوتی ہے جو خزانہ میں پائی جاتی ہے۔

(یہ بھی کہا گیا ہے کہ خاتم النّبیین کے معنی یہ ہیں کہ رَبُّ العزّت نے تمام انبیاءؑ کی نبوّت جمع کی اور حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دل کو اس کا معدن بنایا اور مُہرِ نبوّت اُس پر لگائی تاکہ کوئی دشمن مقامِ نبوّت میں راہ نہ پائے نہ ہوائے نفس نہ وسوسۂ شیطان اور نہ مذموم خیالات اور دوسرے پیغمبروں کو یہ مُہرِ نبوّت حاصل نہ تھی)

(باقی)

روداد جلسہ سالانہ (بقیہ صفحہ ۵)

سیرالیون کے وفد کے نمائندہ کی تقریر

اجلاس کے آخر میں مکرم مالیوم آف سیرالیون نے سیرالیون کے وفد کے نمائندہ کی حیثیت سے انگریزی زبان میں مختصر خطاب فرمایا سب سے پہلے آپ نے سیرالیون میں مصروفِ جہاد مبلّغینِ کرام اساتذہ اور دوسرے تمام احمدی بھائیوں اور بہنوں کی طرف سے حاضرینِ جلسہ تک محبت بھرا اسلام پہنچایا اور کامیاب جلسہ سالانہ پر مبارکباد کا تحفہ پیش کیا اس کے بعد آپ نے فرمایا سیرالیون میں احمدیت برابر پھیل رہی ہے۔ جماعت کی طرف سے وہاں کئی ہائر سیکنڈری سکول، سیکنڈری سکول اور پرائمری سکول جاری ہیں۔ کئی ہسپتال وہاں انسانیت کی خدمت کر رہے ہیں ہم خلافت پر دل سے یقین رکھتے ہیں اور اس کی طرف سے عائد فرائض کو بجالانے کے لئے ہر آن کمربستہ ہیں۔

آپ نے فرمایا جلسہ سالانہ ہماری توقع سے زیادہ کامیاب رہا ہے میں اس جلسہ کو دیکھ کر اور اس سلوک سے جو منتظمینِ جلسہ اور اہالیانِ ربوہ کی طرف سے ہم سے کیا گیا بہت متاثر ہوا ہوں۔ اللہ تعالیٰ جماعت کو مزید کامیابیوں اور کامرانیوں سے ہمکنار کرے اور اپنے افضال و برکات اور رحمتوں کی بارشیں اس پر نازل کرتا رہے۔ آمین

اس کے بعد چند اعلانات ہوئے اور جلسہ کی کارروائی نماز ظہر و عصر کے لئے ملتوی کر دی گئی۔

جلسہ کا اختتامی اجلاس

جلسہ سالانہ کا اختتامی اجلاس ۲۸ر دسمبر کو نماز ظہر و عصر ادا کرنے کے بعد منعقد ہوا اس اجلاس میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احباب سے ایک روح پرور اختتامی خطاب فرمایا جس کا ملخص اخبار الفضل مجریہ ۲۹ر دسمبر ۱۹۷۷ء میں شائع ہو چکا ہے۔

اس خطاب کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اجتماعی دعا کرائی اس طرح ہمارا پچاسی واں جلسہ سالانہ نہایت کامیابی اور خیر و خوبی سے عاجزانہ دعا پر اختتام پذیر ہوا۔

اخبارِ احمدیہ

(بقیہ صفحہ اوّل)

اخراجات پورا کرنے کے لئے ہمیں چندہ بھی دینا چاہئے۔ اس چندہ کا ایک حصّہ میں نے احمدی بچّوں اور بچیوں کی تربیت کی غرض سے ان کے ذمّہ لگایا تھا۔ میں چاہتا ہوں کہ کوئی احمدی بچّہ اور بچّی ایسی نہ رہے جو اپنی خوشی سے رضا کارانہ طور پر اپنے جیب خرچ میں سے تھوڑی بہت رقم بچا کر اس تحریک میں پیش نہ کرے۔ ان کے علاوہ بڑوں کو بھی اپنی اپنی استطاعت کے مطابق چندہ وقفِ جدید میں ضرور حصّہ لینا چاہیئے۔"

ایک بزرگ خاتون کی وفات

(مکرم چوہدری عبدالواحد صاحب نائب ناظر اصلاح و ارشاد)

خاکسار کی خوشدامن محترمہ اصغری بیگم صاحبہ بیوہ محترم مددخان صاحب مرحوم جو عزیزم راجہ محمد یعقوب خان صاحب آف خلافت لائبریری کی والدہ تھیں مختصر سی علالت کے بعد ۸۷ سال کی عمر پا کر ۸ر جنوری ۱۹۷۷ء بوقت دو بجے دن مولائے حقیقی سے جا ملیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ باوجود ناسازیٔ طبع کے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ازراہِ شفقت نمازِ جنازہ پڑھائی اور جنازہ کو کندھا بھی دیا۔ جنازہ میں صدر انجمن احمدیہ و تحریکِ جدید کے افسران و کارکنان اور دوسرے احباب نے شرکت کی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ تدفین مکمل ہونے پر محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے دعا کرائی۔ فجزاھم اللہ خیراً۔

مرحومہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحابیہ تھیں۔ بیماری کے ایام میں اور وفات کے بعد بھی خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے افراد اور خواتینِ مبارکہ تیمارداری کے لئے اور پھر وفات کے بعد تعزیت کے لئے بار بار تشریف لاتے رہے۔ محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب پوری توجہ سے علاج کرتے رہے۔ اسی طرح محترمہ ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ بھی محترم میاں صاحب کی ہدایت کے تحت علاج کرتی رہیں۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔

چونکہ بڑے لڑکے عزیزم محمد عبداللہ خان (ایس ایس پی پرنسپل ٹریننگ سنٹر تربیلہ) اور عزیزم محمد الیاس خان (منیجر) کراچی میں تھے ان کا انتظار تھا۔ دونوں بھائی ۸-۹ر جنوری کی درمیانی شب ربوہ پہنچ گئے اور والدہ محترمہ کو اپنے ہاتھوں سپردِ خاک کیا۔ چھوٹا لڑکا محمد داؤد خان لندن میں ہے وہ نہ پہنچ سکا۔ ماموں زاد بھائی ڈاکٹر انوار احمد خاں کراچی، اشرف احمد خاں لاہور اور لطیف احمد خاں لائلپور سے ربوہ پہنچ گئے تھے۔

جنازہ سے پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ہم جملہ لواحقین کو شرفِ مصافحہ بخشا اور فرمایا یہ وجود تو ہمارے گھر کا ہی ایک فرد تھا۔

مرحومہ محترمہ کی زندگی کا بیشتر حصّہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت امّاں جان رضی اللہ عنہا اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے قدموں میں گذرا۔

وہ بزرگ اور عزیز دوست جو تیمارداری اور تعزیت کے لئے راجہ محمد یعقوب خاں صاحب کے گھر پر تشریف لاتے رہے ہم ان کے بے حد شکر گزار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں اللہ پاک مرحومہ محترمہ کے درجات بلند فرمائے اور ان کی اولاد کو ان کے نیک نمونہ پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔

(خاکسار عبدالواحد نائب ناظر اصلاح و ارشاد)

الفضل کی توسیع اشاعت کے لئے دورہ

خاکسار منیجر الفضل کی حیثیت سے اخبار الفضل کی توسیع اشاعت کے سلسلہ میں راولپنڈی، اسلام آباد، واہ کینٹ، جہلم، کھاریاں اور گجرات وغیرہ شہروں کی جماعتوں میں جا رہا ہے امراء صاحبان، مربّی صاحبان اور دیگر احبابِ جماعت سے درخواست ہے کہ وہ میرے ساتھ ہر ممکن تعاون فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔

اخبار الفضل دراصل ایک ایسی روحانی نہر ہے جو احمدیت کی کھیتی کو سیراب کرنے والی ہے اس کا ہر احمدی گھر میں جانا تربیتِ اولاد کے لئے اشد ضروری ہے۔

(خاکسار گیانی عباد اللہ منیجر روزنامہ الفضل ربوہ)

"میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے اموال میں بڑی برکت ڈالے آپ کی قربانی کو قبول کرے اور اس کے فضلوں کے آپ وارث بنیں۔ آمین"

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴